اِدارِیے

۲

مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں شائع ہونے والے اداریے

جنوری ۲۰۱۰ء تا نومبر ۲۰۱۰ء

بقلم: حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اِدارِیے

۲

مجلّہ ’نوائے افغان جہاد‘ میں شائع ہونے والے اداریے

جنوری ۲۰۱۰ء تا نومبر ۲۰۱۰ء

بقلم: حافظ طیّب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

فہرستِ مضامین

حرفِ اوّل 6

پھر نصرِ رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے!!! 9

اداریہ: جنوری و فروری ۲۰۱۰ء/ محرم، صفر ۱۴۳۱ھ

آبروئے ما از نام مصطفیٰ است 12

اداریہ: مارچ ۲۰۱۰ء/ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

قوت لشکرِ دشمناں دیکھ کر، اپنے رب پر یقیں اور بڑھتا گیا!!! 16

اداریہ: اپریل ۲۰۱۰ء/ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے 19

اداریہ: مئی ۲۰۱۰ء/ جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است 22

اداریہ: جون ۲۰۱۰ء/ رجب ۱۴۳۱ھ

پھر شریعت کی خاطر گزر جائیں ہم، دولت و مال سے، جسم سے جان سے 25

اداریہ: جولائی ۲۰۱۰ء/ شعبان ۱۴۳۱ھ

تیرے وجہِ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا 28

اداریہ: اگست ۲۰۱۰ء/ رمضان ۱۴۳۱ھ

مسلمانو! سنبھل جاؤ، سنبھل جانے کا وقت آیا!!! 31

اداریہ: ستمبر ۲۰۱۰ء/ رمضان، شوال ۱۴۳۱ھ

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے 34

اداریہ: اکتوبر ۲۰۱۰ء/ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ

اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو! 38

اداریہ: نومبر ۲۰۱۰ء/ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدللہ وکفیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَمّا بعد

اللہ پاک کا نہایت شکر و احسان ہے کہ مجلّہ ’نوائے افغان جہاد‘ جس کا آغاز حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اِدارت میں، ان کے بابرکت ارادے اور عملی کوشش سے ہوا تھا... آج اللہ کے خصوصی فضل و رحمت سے، بہار و خزاں، گرما و سرما، شہادتوں اور گرفتاریوں، دشمن کے نت نئے ہتھکنڈوں اور پابندیوں کے باوجود، مسلسل بارہ سال سے زیرِ اشاعت ہے، وللہ الحمد والمنۃ۔ اس عرصے میں مجلّہ ’نوائے افغان جہاد‘ میں سیکڑوں مضامین چھپے۔ یوں تو مجلّہ، ماہ وار مجلّے کی صورت میں بھی نفع بخش ہے لیکن اس نفع کو مزید بڑھانے اور پھیلانے کی غرض سے ادارہ ’نوائے افغان جہاد‘ سے وابستہ ساتھیوں نے ارادہ کیا، کہ مجلّے میں شائع ہونے والے اہم اور قسط وار مضامین کو یک جا کر کے، کتابچوں کی صورت میں بھی شائع کیا جائے۔

ان کتابچوں کو شائع کرنے کا آغاز، مجلّے میں چھپنے والے ’اِداریوں‘ سے کیا گیا تھا۔

یہ اداریے محض کسی مجلّے میں چھپنے والے، ادارے کے موقف کو بیان کرتے ’اداریے‘ نہیں... بلکہ یہ عصرِ حاضر کے جہاد اور اس جہاد کے ساتھ باقی زمانے کی تاریخ پر مبنی ایک نادر اور مختصر سلسلۂ بیان اور تاریخ پر حاشیہ ہیں۔ جیسا کہ اس مجموعۂ مضامین (اداریے) کے ’سرورق‘ پر لکھا ہے، یہ تحریرات القاعدہ برِّ صغیر سے وابستہ، جہادِ پاکستان کے ایک

عبقری قائد، نابغۂ روزگار، داعی و مفکر، مربّی و منتظم، شہید فی سبیل اللہ حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلی ہیں، اور ان تحریرات میں سیاہی نہیں قلب و جگر کے خون کی روشنائی استعمال ہوئی ہے۔

حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو میادینِ جہاد 'بڑے حافظ صاحب' اور 'حافظ عبد المتین' کے لقب اور نام سے جانتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنی جوانی اور پھر کہولت، دینِ متین کی دعوت اور جہاد فی سبیل اللہ میں کھپائے رکھی، اور اسی راہ میں اپنی صلاحیتیں اور جان صرف کرتے کرتے سنہ ۲۰۱۶ء میں، پاکستانی خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے ایک جعلی مقابلے میں فی سبیل اللہ قتل ہوگئے اور مقامِ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب کی نعش کو خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے اہلکاروں نے شہادت کے تین دن بعد اہلِ خانہ کے حوالے کیا، لیکن تین دن گزر جانے کے باوجود نعش تر و تازہ تھی اور گولیاں لگنے کے سبب زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ تین دن بعد بھی خون کے بہنے کی کرامت تو دنیا میں تھی...باذن اللہ قیامت کے دن معاملہ اس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہو گا کہ......اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ[1]......اللہ کے راستے میں لگے ان زخموں سے بہتے خون کا رنگ تو خون سا ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ، حضرت حافظ صاحب کی شہادت قبول فرمائیں اور ہم سب کو اس راہِ سعادت کا راہی بنائے رکھیں یہاں تک کہ موت فی سبیل اللہ یعنی شہادت کا وقت آجائے۔

بفضل اللہ، 'اِداریے (۱)' کے بعد، 'اِداریے (۲)' کے عنوان کے تحت، دوسرا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس دوسرے مجموعے میں جنوری ۲۰۱۰ء سے لے کر نومبر ۲۰۱۰ء تک کے شماروں میں چھپنے والے اداریے شامل کیے گئے ہیں۔

ان مضامین کو ان کی اصل شکل میں ہی رکھا گیا ہے، اس لیے اعداد و شمار، تاریخیں، واقعات و سانحات اور متوفین کے ناموں وغیرہ کے ساتھ وہی انداز و القاب وابستہ ہیں جو دمِ تحریر لکھے گئے تھے۔ کوئی تبدیلی کی گئی ہے تو وہ یہ کہ پروف

---

[1] صحیح بخاری

کی اگر کوئی غلطی رہ گئی تھی تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا طویل نثر پاروں کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر کسی جگہ آیتِ قرآنی، حدیث یا تاریخی و کتابی عبارت کا حوالہ درج نہیں تھا تو وہ تحریر کر دیا ہے۔ اسی طرح جن جگہوں پر وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہاں 'وضاحتی حاشیہ' درج کر دیا گیا ہے، جس کے آگے قوسین میں '(مرتِّب)' کا دستخط درج ہے۔

اللہ پاک 'اداریے' کے عنوان کے تحت اس کوشش کو قبول و مقبول فرمائیں اور دعوتِ دین و جہاد کو عام فرمائیں، آمین یاربّ العالمین۔

وصلی اللہ علی النبی، وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین۔

ذوالحجۃ ۱۴۴۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء

◆◆◆◆◆◆◆

پھر نصرِ رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے!!!

اداریہ: جنوری و فروری ۲۰۱۰ء/ محرم، صفر ۱۴۳۱ھ

نیا ہجری سال اپنے آغاز میں ہی مسلمانوں کے لیے کئی خوش خبریاں لایا ہے کہ اب اللہ ربّ العزت کی رحمتِ خاص مسلمانوں کی طرف متوجہ ہے اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارت کہ ''خلافت علی منہاج النبوۃ کا دور پھر سے لوٹ آئے گا'' کے ظہور ہونے کا وقت قریب ہی ہے لیکن جیسا کہ اُس دور میں اہل ایمان کے لیے بہت سی خوش خبریاں ہیں... عیسیٰ علیہ السلام کے لشکریوں اور مہدی رضی اللہ عنہ کے انصاران کے لیے... اسی قدر ایمان کی آزمائش بھی سخت ہوگی۔ دجّال کو بہت سے مافوق الفطرت اختیارات دیے گئے ہوں گے 'وہ بارش برسائے گا، رزق کی کھیتیاں اُگا سکے گا، مُردے زندہ کر سکے گا... جب ایسے ایسے کام اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد بھی ایمان والے 'ایمان پر قائم رہیں گے تو پھر ہی ان خوش خبریوں اور بشارتوں کا مصداق بنیں گے 'جن کی سچی خبر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آج دجال کے معنوی فرزندوں کی ٹیکنالوجی کے بت کے سامنے بہت سے 'فرزانوں' کے ایمانوں کا پِتہّ پانی ہونے لگتا ہے۔ جبکہ یہ بت اب افغانستان، عراق اور صومالیہ سمیت کئی مقامات پر محض نصرتِ ربانی کے سہارے پاش پاش ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود 'دانش ور نما' لوگ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے 'اُسے امریکہ کا ہی کیا دھرا سمجھتے ہیں۔ اُن کی ناقص عقول میں اللہ رب العزت کی عظمت، ہیبت، جلال اور قدرت کی معرفت پیدا ہونا محال ہے اور جن 'دیوانوں' کے دل اس دولت سے سرفراز کر دیے جاتے ہیں وہ تو پھر دنیا بھر کی تمام تر قوتوں کو پرِ کاہ سے بھی حقیر خیال کرتے ہیں اور زمانۂ قدیم میں ایران و روم کی بزعمِ خود سپر پاورز ہوں یا صلیبی

جنگوں میں یہود و نصاریٰ کے سورما اور عصرِ حاضر میں امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہو یا برطانیہ، روس اور امریکہ کی صورت میں ''سپر پاورز'' سبھی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے اللہ کا کلمہ سر بلند کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں ڈرون طیارے ہیک ہو جائیں یا وزیرستان اور افغانستان میں ڈرون طیارے تباہ ہو جائیں ،خوست میں سی آئی اے کا مرکز نشانۂ عبرت بن جائے یا کابل میں ریڈ زون پر مجاہدین اپنا علامتی قبضہ دکھا دیں ،صومالیہ میں تین وزرا واصل جہنم ہو جائیں یا امریکہ میں طیارہ اغوا کرنے کی مہم سے اُن کے سکیورٹی نظام کی اصلیت بے نقاب ہو جائے اور امریکہ کے اندر مجاہد حسن نضال کے ہاتھوں بیسیوں امریکی فوجیوں کی ہلاکت کی قیامت خیز ہولناکی ہو...... عقل رکھنے کا دعویٰ کرنے والے جو حقیقتاً بے عقل ہیں ، دانش ور ہونے کی جگالی کرنے والے جو اصلاً دانش سے کورے ہیں ،اہل علم ہونے کا ناٹک رچانے والے جو واقعتاً 'العلم' سے نا آشنا ہیں 'یہی کہتے رہتے ہیں کہ ان سب کاموں میں امریکہ کا ہاتھ ہے ،امریکہ کی کوئی مصلحت ہو گی، مسلمانوں کو نشانہ بنانا مقصود ہو گا، مسلمان تو یہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے...... ایسی ایسی باتوں کی جگالی کریں گے کہ اللہ کی پناہ! گویا کہ اُن کے اپنے وجودِ نا مسعود کی اس دنیا میں آمد میں بھی امریکہ 'بہادر' ضرور ملوث ہو گا......

لیکن ایمان والے چاہے وہ دنیا کے کسی علاقے میں ہوں، کوئی زبان بولنے والے ہوں، زمانی و مکانی فاصلے سے ماورا ایک زبان ان تمام کاموں کو اللہ کا انعام قرار دیں گے نہ کسی تنظیم کا قصیدہ اور نہ کسی ماہرِ فن کا کارنامہ 'بس جو کچھ ہوا اور جتنا ہوا صرف اور صرف مالک کی نصرت اور مدد سے! اگر وہ نہ چاہتا تو ساری حکمتِ عملی دھری کی دھری رہ جاتی، سارے انتظامات خاک میں مل جاتے اور اس کا مشاہدہ گاہے بگاہے اوپر والا کرواتا رہتا ہے تا کہ دل و دماغ آلائشوں سے محفوظ رہیں اور نظر صرف اُسی 'ایک' ہی کی طرف ہو۔

شریعتِ اسلامی کے اس باب میں تمام اسباق کا خلاصہ یہی ہے کہ فتح' نصرتِ الٰہی کے بغیر ناممکن ہے اور نصرتِ الٰہی شریعت کی پیروی کی صورت میں ہی اترتی ہے اور نصرت کو دیکھ کر اُسے 'الناصر' کی طرف ہی منسوب کیا جانا ضروری ہے۔ اُس کے علاوہ اگر کوئی خیال بھی گزر گیا تو وہ اُتری ہوئی نصرت واپس بلا لی جاتی ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجاً ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً ○ (سورۃ النصر)

”جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے پرورد گار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اور اس سے مغفرت مانگو۔ یقین جانو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔“

الله اکبر کبیراوالحمدلله کثیراوسبحان الله بکرة واصیلا۔

استغفرالله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه ۔

◆◆◆◆◆◆◆

آبروئے ما از نام مصطفیٰ است

اداریہ: مارچ ۲۰۱۰ء / ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

۲۰۰۱ء میں کبر و رعونت میں ڈوبے کفرِ اکبر امریکہ نے دیگر صلیبی افواج کے ہم راہ' امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملہ کیا اور آج نو سال بعد اس کا غرور خس و خاشاک کی طرح بہہ نکلا ہے۔ اور اب وہ اپنی ڈوبتی ناؤ کو سنبھالنے کی سعئ لاحاصل میں مصروف ہے۔ ہلمند میں آپریشن مشترک اور لندن و استنبول کانفرنسیں اسی سلسلے کی کَڑیاں ہیں۔

نو سال قبل افغانستان کو چند گھنٹوں میں مغلوب کرنے کے خواب دیکھنے والی صلیبی افواج کے ارادوں کو ہر جگہ مجاہدین فی سبیل اللہ نے خاک میں ملا دیا۔ افغانستان بھر میں اپنی درگت بنتی دیکھ کر وہ اپنے آپ کو چند صوبوں میں محدود کرنے لگیں۔ اب بات یہاں تک پہنچی کہ دنیا بھر کے وسائل اور افواج کے ساتھ حملہ آور امریکہ صرف صوبۂ ہلمند میں ہی سمٹ کے رہ گیا۔ چیتے کا پنجہ، خنجر اور...... نامی آپریشن شروع کیے لیکن یہاں بھی اللہ کے شیروں نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ اور اب دنیا کے سامنے اپنی عیاں ہوتی شکست و ریخت کی داستاں کو چھپانے کے لیے امریکہ پندرہ / ۱۵ ہزار اتحادی اور چار / ۴ ہزار افغان فوج کا لاؤ لشکر لے کر ہلمند کے ضلع نادِ علی کے قصبے 'مرجاہ' میں آن جمع ہوا۔ فضائی مدد کے ساتھ 13 فروری سے جاری یہ 'آپریشن مشترک' بھی انہیں ذلت و رسوائی سے بچا نہ سکا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ آپریشن میں شریک افغانی و اتحادی فوجی چیخ اٹھے ہیں کہ ''مرجاہ میں ہر موڑ پر موت ہے، ہر طرف بوبی ٹریپس (Booby Traps) بچھے ہیں، راستے بارودی سرنگوں سے بھرے ہیں اور سنائپر ہر طرف چھپے ہوئے ہیں''۔ اللہ سبحانہٗ کی تائید غیبی سے آپریشن کے اگلے روز ہی سولہ (۱۶) امریکی ٹینک اور اڑتالیس / ۴۸ فوجیوں کا نقصان ہوا۔

دوسری جانب اپنی شکست کو دیکھ کر افغانستان سے بھاگنے کے لیے 'لندن اور استنبول کانفرنسوں میں یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ افغانستان میں امن قائم ہو گیا ہے اور اب باقی معاملات مقامی فوج کو ہی سنبھالنا ہوں گے۔ ساتھ ہی ساتھ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق امریکہ نے اپنی غلام پاکستانی فوج کی مدد سے وزیرستان میں ڈرون میزائل حملوں میں اضافہ کیا ہے۔ سال ۲۰۱۰ء کے ابتدائی دو مہینوں جنوری، فروری میں ڈرون طیاروں کے ذریعے سے مختلف مقامات پر چوبیس / ۲۴ میزائل حملے کیے گیے۔ جہاں بیالیس / ۴۲ ممالک کی افواج مل کر بھی گزشتہ نو سالوں میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے مقابل نہیں ٹھہر سکیں تو یہ میزائل حملے اسے رسواکن شکست سے کیونکر بچا سکیں گے ؟

ہم ماہِ ربیع الاول سے گزر رہے ہیں، صدیوں دور اسی ماہِ مبارک میں رسولِ مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ با سعادت ہوئی۔ آپ کی ولادت کے وقت دنیا اندھیروں میں ڈوبی 'الحادی طاقتوں کے زیرِ سایہ کفر و شرک میں مبتلا تھی، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنے معبود حقیقی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز تھی۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی ایران کے آتش کدے میں سالہا سال سے جلنے والی آگ بجھ گئی اور قیصر روم کے محلات میں دراڑیں پڑ گئیں یہ دنیا کے لیے بشارت تھی کہ اب کفر و شرک اور الحاد کے دن گنے جا چکے ہیں اور رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت، اللہ ربّ العزت کی حاکمیت کا پرچم بلند ہو کر ہی رہنا ہے، ایسا ہوتے ہوئے آنکھوں سے دیکھا گیا، الحادی قوتیں نیست و نابود ہو گئیں اور اہلِ ایمان کے کلیجے ٹھنڈے ہو گئے۔

آج بھی دنیا 'اللہ الٰہ العالمین کو چھوڑ کر دوسروں کی محتاج اور غلام ہو کر رہ گئی ہے۔ یقینا انسانیت کے لیے امن و سلامتی اور فوز و فلاح کے لیے مشعل راہ وہی عمل ہے جس سے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صدیوں پہلے آشنا کیا تھا۔ دم توڑتی اور سسکتی انسانیت کو سکون صرف اور صرف گنبدِ خضرا کے سائے میں ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ آیئے! دور روشنیوں سے آتی اس صدا پہ سر دھنتے ہوئے اپنے لیے عمل کی راہ تلاش کرتے ہیں۔

فدائیانِ شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم

تیز رو، تازہ دم

پھر بڑھے جانبِ کفر

بلا خوف، بے خطر

طالبانِ خواجۂ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم

سربکف، صف شکن

جو دینِ مبیں کے لیے کٹ مریں

اہل باطل پہ بن کے برق جو گریں

جن کے لیے روشنی

مرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماحی لقبی

حق نے بھی تو کہا

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ

اہل ایمان کے لیے مانند دوستاں

چڑھیں کفر پر صورتِ دشمناں

مرے ہم نشیں

ڈھونڈھ پھر وہیں سے روشنی

ملے جس جگہ قلب کو تازگی

تیغ و تلوار وہ

شیوائے اصحابِ نبی

کہ فرما گئے ہیں ہادی صلی اللہ علیہ وسلم

فاعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف

چل! کہ تھام لیں ہاتھوں میں

پرچمِ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم

چھٹے جس سے ظلمت و تیرگی

نور، وہ آگہی

آیئے! پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درود و سلام کہیں۔ اللهم صلى وسلم على سيدنا محمد وعلى اله و بارک وسلم۔

◆◆◆◆◆◆◆

قوتِ لشکرِ دشمناں دیکھ کر' اپنے رب پر یقیں اور بڑھتا گیا!!!

اداریہ: اپریل ۲۰۱۰ء/ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

۲۵ مارچ کو چوّن سیکنڈ کے مختصر مگر جامع بیان میں اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے کہا کہ:

"اگر ہمارے بھائی خالد شیخ محمد کو سزائے موت دی گئی تو امریکہ کو بہت سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا، ہم تمام یرغمالی امریکیوں کو قتل کر دیں گے اور مستقبل میں بھی امریکی قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا۔ اوباما بھی اپنے پیش رو، بُش کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس میں بیٹھے سیاست دان ابھی تک فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کی حمایت کر رہے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ سات سمندر پار بیٹھا' امریکہ ظلم کر کے محفوظ رہے گا جبکہ ہم نے اللہ کی مدد سے گیارہ ستمبر کی صورت میں اپنا ردِ عمل ظاہر کیا تھا اور اگر اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہماری پہنچ سے دور ہیں تو یہ اُن کی خام خیالی ہے' وہ نائن الیون کو ہماری وارننگ کا دھماکہ سن چکے ہیں"۔

حقیقت یہ ہے کہ ان چند الفاظ کے اندر معارف و معانی کا پورا سمندر پنہاں ہے' جس کی اصل سے یا تو یہود و نصاریٰ آگاہ ہیں جن کے لیے یہ الفاظ 'ڈیتھ وارنٹ / Death Warrant' کی حیثیت رکھتے ہیں یا پھر وہ قافلۂ راہِ وفا' اُن کی حقیقت جانتا ہے جس نے اپنے رب کے ہاتھ اپنی جانیں جنت کے بدلے فروخت کر رکھی ہیں۔

صلیبی دنیا اپنے آخری دور کا معرکہ اپنا تمام تر زور صرف کر کے لڑ رہی ہے۔ وہ بھی اور اس کے حواری بھی یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس معرکے کی ناکامی ہمارے لیے ہمیشہ کی ناکامی کی صورت اختیار کر جائے گی۔ اس لیے یہ تصور

کرنا بھی ان کے لیے محال ہے کہ وہ اس جنگ میں خود ہی شکست تسلیم کر لیں، اس کھلی حقیقت سے نظریں چراتے ہوئے وہ اپنی قوم کی طفل تسلیوں کی خاطر کبھی مرجاہ اور نادِ علی میں 'آپریشن مشترک' کی سعیٔ لاحاصل کرتے ہیں مگر تین ہفتوں کی ڈھلائی کے بعد ہی آپریشن مشترک کسی نتیجے اور اعلان کے بغیر ہی ختم ہو جاتا ہے...... تو کبھی اقوامِ متحدہ اور کٹھ پتلی کرزئی حکومت کی آڑ لے کر حزبِ اسلامی سے مذاکرات کی میز سجائی جاتی ہے۔ ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ جنگوں کا فیصلہ ہمیشہ اُن ہی قوتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو عملاً میدانِ جنگ کو سجاتی ہیں لیکن یہ بات نہ ہی عقل و فہم سے عاری صلیبیوں کی سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اُن سے مذاکرات کرنے والے سادہ لوحوں کے حاسۂ ادراک میں۔ اپنی چمڑی بچانے کے لیے 'طالبان مائنس فارمولے' کی منصوبہ ساز صلیبی دنیا یہ خیال کرتی ہے کہ حقیقی شریعت کے نفاذ اور افغانستان کو امارتِ اسلامیہ کے قالب میں متشکل ہونے سے روکنے کے لیے اُن جمہوری لوگوں سے عہد و پیماں کا رشتہ باندھنا ضروری ہے جو موجودہ نظام ہی میں اسلام کی پیوند کاری کے قائل ہیں کیونکہ صلیبی دنیا کے نزدیک اس وقت اہم ترین چیلنج اپنے نظام کو اصل حالت میں باقی رکھنا اور مسلم معاشروں میں شریعت کی تنفیذ کو ہر قیمت پر روکنا ہے۔ جبھی تو وہ عراق اور افغانستان میں ہر جگہ جمہوری اداروں کو قائم کرنے اور پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسری طرف صلیبی لشکر 'پاکستانی فوج کو براہ راست افغانستان کی دلدل میں اتارنا چاہتا ہے جبکہ خود فوج کے خیر خواہ سابقہ فوجی جرنیل اور حالیہ 'سیانے' مسلسل یہ دُہائی دے رہے ہیں کہ "افغانستان دو سپر پاورز (بزعمِ خود) کا قبرستان بن چکا ہے، اب تیسری پاور بھی ایڑھیاں رگڑ رہی ہے جبکہ پوری صلیبی دنیا اور مسلمان معاشروں کی راہِ ارتداد پر گامزن حکومتیں اور افواج بھی اُن کے شانہ بشانہ مسکنت کی کھائی میں گر چکے ہیں تو اکیلا پاکستان کیسے اس صلیبی دنیا کو بچا پائے گا؟؟؟ اور اگر یہ اس جنگ میں شریک ہو گیا تو پھر صدیوں اس سے نکلنا ناممکن ہو گا"۔ یہ تو فوج کے 'خیر خواہ سیانوں' کی باتیں ہیں لیکن کیا پاکستان کی فوج اور حکومت مالاکنڈ ڈویژن اور آزاد قبائل میں گذشتہ آٹھ سالوں میں ناکامیوں کا ہی منہ نہیں دیکھ رہے؟

اور اب بالآخر ۳۰ مارچ تک مالاکنڈ ڈویژن اور وزیرستان میں فوجی مہمات کو ختم کرکے یہ علاقے انتظامیہ کے سپرد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جبکہ ان علاقوں میں 'حکومتی رِٹ' کا حال واقفانِ حال خوب جانتے ہیں۔ اگر چھ سو سے زائد

مساجد و مدارس کو بم باری سے ملیامیٹ کرنے کا نام کامیابی ہے! اگر اورکزئی ایجنسی میں تبلیغی مرکز پر بم باری سے ستر سے زائد حفاظ و علماء کو 'صلیبی دیوی' کی بھینٹ چڑھانا کامیابی ہے! تو پھر یہ کامیابی صلیبی لشکر کی پاکستانی ملیشیا حاصل کر چکی ہے!!! لیکن وہاں لاالٰہ کے وارثوں کو ختم کرنا اور شریعت کے متوالوں کو ناپید کرنا مطلوب تھا تو وہ ناممکن تھا، ناممکن ہے اور ہمیشہ ناممکن رہے گا کیونکہ اس دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے اور سب قوتیں اُسی مالکِ کائنات کے لیے ہیں' جو تمام زمینوں اور آسمانوں کا رب ہے!!!

...أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ○ (سورۃ البقرۃ: ۱۶۵)

"... تمام تر طاقت اللہ ہی کو حاصل ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب (آخرت میں) اس وقت بڑا سخت ہو گا۔"

◆◆◆◆◆◆◆

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالَمِ پیر مر رہا ہے

اداریہ: مئی ۲۰۱۰ء/ جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

خطۂ خراسان کی بلند و بالا چوٹیوں پر پڑی برف موسم گرما کی شدت کے زیر اثر جیسے جیسے پگھلتی جا رہی ہے، بعینہٖ صلیبیوں کی افغانستان میں کامیابی کی امیدوں کی شمعیں بھی دم توڑتی جا رہی ہیں۔ ۲۰۱۰ء کے موسم گرما کو ۹ سالہ جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ سمجھا جا رہا تھا۔ لیکن محسوس یوں ہوتا ہے کہ مرحلہ محض رسمی خانہ پری ہو گا کیونکہ جنگ کا فیصلہ تو ہو چکا اور نتیجہ ہر ایک کو روزِ روشن کی طرح واضح نظر آ رہا ہے۔ صلیبی لشکر نے جس گھن گرج کے ساتھ ایک فیصلہ کن لڑائی لڑنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا وہ طمطراق تو مرجاہ کی ''شان دار'' شکست کے ساتھ ہی رخصت ہو چکا اور برف پگھلنے کے بعد تو ویسے بھی کوہساروں کے فرزند اور مجاہدین اسلام 'اللہ اور اُس کے دین کے دشمنوں پر جھپٹنے اور کاری ضربیں لگانے کے لیے تر و تازہ ہو جاتے ہیں۔

افغانستان کی اس ۹ سالہ صلیبی جنگ کا نتیجہ سمجھنے کے لیے اوبامہ کے حالیہ دورۂ کابل (درحقیقت دورۂ بگرام بیس) میں ایک عظیم درسِ عبرت پنہاں ہے۔ ''سپر پاور'' ہونے کے دعوے دار امریکہ کا صدر اپنے ''مفتوح'' ملک میں 'جہاں ۸ سال سے اُس کے لاکھوں سُورما موجود ہیں' چوروں کی طرح رات کو اترتا ہے اور سخت ترین زمینی و فضائی سکیورٹی کے حصار میں محض ساڑھے پانچ گھنٹے بعد دن نکلنے سے قبل ہی واپس فرار ہو جاتا ہے۔ بگرام بیس پر اپنے فوجیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بھی اوبامہ نے بلٹ پروف جیکٹ نہیں اتاری۔ اوباما کے اس غیر اعلانیہ دورے میں یہ

پیغام چھپا ہے کہ صلیبیوں کی دسترس افغانستان میں درحقیقت بگرام ایئر بیس اور کابل کے صدارتی محل تک محدود ہے اور وہ وہاں بھی محفوظ نہیں ہیں (ان شاء اللہ)۔

صلیبی اتحاد کی افغانستان میں کسمپرسی کا اس سے واضح اشارہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اُن کا اپنا ''پالتو'' کرزئی بھی اُن کو آنکھیں دکھانے لگا ہے۔ کرزئی کی حکومت اور صدارت کی اوقات کتنی ہے' اس پر کچھ لکھنا تو فقط لفظوں کا ضیاع ہے، لیکن گردشِ دوراں دیکھیے کہ یہی کرزئی بر سرِعام اپنے آقاؤں یعنی صلیبیوں پر برستا ہے اور نہ صرف یہ کہ اُنہیں مطعون کرتا ہے بلکہ اُنہیں دھمکی بھی دیتا ہے کہ 'وہ طالبان کی صفوں میں شامل ہو جائے گا'۔ یہ سب اشارے بہت واضح انداز میں پتہ دے رہے ہیں کہ جنگ کا فیصلہ ہو چکا اور ان شاء اللہ ' اللہ کی نصرت سے فتح اہل حق یعنی مجاہدین اسلام کا مقدر بن چکی ہے، اب صرف صلیبی اتحاد کی تکفین و تدفین باقی ہے۔ صلیبی اتحاد کے اہم ترین جز و نیٹو نے بھی اس نوشتۂ دیوار کو نا صرف پڑھ لیا ہے بلکہ تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اپریل کے اواخر میں منعقدہ نیٹو وزرائے خارجہ کے اجلاس میں افغانستان سے انخلا کے فیصلے پر اتفاق پایا گیا۔ گویا سب کے سب لنگر لنگوٹ کَس کے بھاگنے کو تیار بیٹھے ہیں لیکن اہم سوال یہ ہے کہ واپسی کا راستہ کس طرف ہے؟ اسی سوال کے جواب کی تلاش ہمیں پاکستان لے جاتی ہے، کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جہاں سے صلیبی لشکر افغانستان اترے تھے۔

پاکستان میں صلیبی اتحاد کا ہراول دستہ یعنی پاکستانی فوج بہت تندہی سے اپنے آقاؤں کے لیے راستے ہموار و صاف کرنے میں مصروف ہے۔ وزیرستان، اورکزئی، خیبر، باجوڑ، کرم، مالاکنڈ سمیت کم و بیش تمام قبائلی ایجنسیوں میں چھوٹے بڑے فوجی آپریشن کیے جا رہے ہیں۔ ان قبائل نے مجاہدین کی نصرت اور جہاد افغانستان میں بڑے پیمانے پر شرکت کے جو ''جرائم'' سرانجام دیے ہیں وہ اپنی جگہ لیکن فی الوقت ان کی سرکوبی کو شاید اس لیے اتنی اہمیت دی جا رہی ہے کہ صلیبی اتحاد بالخصوص امریکہ جو افغانستان سے فرار کے بعد پاکستان کو اپنی آماجگاہ بنانے جا رہا ہے بلکہ بنا چکا ہے 'اُس کے خلاف تازہ اور بھرپور مزاحمت کا مرکز و محور بھی یہی خطہ ہو گا۔ چنانچہ فلسفۂ پیشگی اقدام (Pre-emptive Measures) کے تحت ان قبائل کی نسل کشی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اندھا دھند بم باریوں کے ذریعے پوری پوری آبادیاں ملیامیٹ کر دی گئی ہیں، چند روز قبل ہی خیبر ایجنسی کی وادئ تیراہ میں فوج کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے بم باری کر کے کم و بیش بہتّر ۷۲ افراد جس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے 'شہید کر دیے۔ بدروح

جنرل کیانی نے صلیبیوں کی سی ڈھٹائی سے کہا کہ ''ہم تیراہ کے کوکی خیل قبیلے سے فوج کی اس زیادتی پر معذرت خواہ ہیں''۔

دوسری طرف اہلِ پاکستان کا یہ حال ہے کہ اپنی انفرادی و اجتماعی بداعمالیوں کے سبب طرح طرح کے چھوٹے بڑے عذابوں میں گرفتار ہیں۔ پتھر کے جس زمانے سے امریکہ اور مشرف پاکستانیوں کو ڈرایا کرتے تھے' پاکستان اُسی 'پتھر کے دور' میں پہنچ چکا ہے۔ جہاں نہ بجلی ہے اور نہ کھانے کو آٹا، اس پر مستزاد یہ کہ جس بلا کو تریسٹھ ۶۳ سال تک اُنہوں نے اپنی حفاظت کے لیے خون پسینے کی کمائی سے پالا ہے' اُس کو خون کی ایسی چاٹ لگی ہے کہ اپنے ہی لوگوں کا خون پینے کے لیے مری جارہی ہے۔ لیکن اہل پاکستان اپنی اس بدحالی کا رونا تو روتے ہیں مگر اس سے نکلنے کی جو تدبیر چاہیے اُس کی طرف اُن کا دھیان نہیں جاتا۔ ہم ان سطور کے ذریعے اہل پاکستان اور پاکستان کے تمام مخلص اصحابِ حل و عقد سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ اپنی انفرادی اور اجتماعی گناہوں، بداعمالیوں اور سرکشیوں پر انفرادی و اجتماعی استغفار کریں اور فقط زبانی توبہ پر اکتفانہ کریں بلکہ عملی طور پر کفارہ بھی ادا کریں اور ہمارے ملی گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ پوری قوم اپنے علما و صالحین کی قیادت میں یک جان ہو کر اٹھے اور خود پر مسلط طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کے بعد شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سرزمین پر نافذ کر دیا جائے۔ اور افغانستان پر صلیبی حملے میں معاونت کا جو گناہِ عظیم جو اس قوم سے سرزد ہوا ہے' اُس کا کفارہ یہ ہے کہ افغانستان سے بھاگتے صلیبیوں کا پیچھا کیا جائے اور اُن کو اُن کے حواری پاکستانی حکمرانوں، سیاست دانوں، افسر شاہی اور جرنیلوں سمیت بحیرۂ عرب میں غرق کر دیا جائے۔ اللہ ہمیں سچی توبہ کرنے اور اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

دردِ دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است

اداریہ: جون ۲۰۱۰ء/رجب ۱۴۳۱ھ

امتِ محمدیہ علی صاحبہا السلام کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ 'حرمتِ رسول علیہ السلام کا مسئلہ ہے۔ اس لیے گاہے بگاہے صلیبی کفار مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ لگانے کے لیے آفتابِ نبوت کے بارے میں اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اس مرتبہ تو اُنہوں نے اجتماعی طور پر اس گستاخی کا ارتکاب کر کے مجاہدین کے اس موقف کی اپنے عمل سے تصدیق کر دی ہے کہ تمام اہلِ مغرب 'اسلام کے بارے میں صلیبی تعصب میں مبتلا ہیں، کوئی مکالمہ اور ڈائیلاگ نہیں بلکہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ ہی اُن کا علاج ہے۔ ساری امت کے دل اس صدمے سے پھٹے جاتے ہیں اور مسلمانوں کا بچہ بچہ تمام صلیبی کفار کے خون کا پیاسا ہے۔ ہر کسی کی یہ خواہش ہے کہ صلیبیوں کے بکھرے ہوئے لاشے، اُن کی لاشوں کے ٹکڑے اور اُن کی بستیوں کو آگ کی بھٹیاں بننے کا منظر وہ بچشمِ خود دیکھے بلکہ اُس کے ہاتھوں سے یہ مبارک کام سر انجام پائے... ان کیفیات میں ایک چیز ہے جو دل کو اطمینان دیتی ہے۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں "بہت سے قابل اعتماد، تجربہ کار اور فقہی علم رکھنے والے مسلمان شام کے شہروں اور قلعوں کے محاصرے کے تجربات بیان کرتے ہیں جہاں انہوں نے عیسائیوں کا محاصرہ کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی قلعے یا شہر کو ایک مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک کے لیے گھیرے رکھتے اور ہمارے محاصرے سے ان کو کچھ فرق نہیں پڑ رہا ہوتا تھا، بس ہم ہمت ہار کر ہٹنے ہی والے ہوتے لیکن پھر جب اس جگہ کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے تو ایک دن کے اندر اندر ہی قلعہ فتح ہو جاتا تھا۔ اسی لیے جب کبھی ہم سنتے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں

گستاخی کر رہے ہیں، ہم اسے فتح کی نوید سمجھتے۔ اگرچہ ہمارے دل نفرت سے بھرے ہوتے تھے لیکن ہم اسے بشارت کے طور پر لیتے تھے کہ یہ ہماری فتح کی نشانی ہے۔ سورۂ کوثر کی آیت کا بھی یہی مطلب ہے:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○

"بیشک آپ کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے۔"

یعنی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو رسوا کر دے گا۔

اب اللہ کی نصرت سے فتح کی خوش خبریاں یکے بعد دیگرے آ رہی ہیں اس ماہ افغانستان میں یہود و نصاریٰ کے ۹ جاسوسی طیارے اور ۹ ہیلی کاپٹر اللہ نے اپنے بندوں کے ہاتھوں سے تباہ کروائے جب کہ اٹھارہ سو سے زائد یہود و نصاریٰ اور تیرہ سو سے زائد مقامی مرتدین کا جہنم کی وادیاں مستقر بنیں ... عراق میں دولۃ العراق الاسلامیہ[2] کے شیخ ابو عمر البغدادیؒ اور وزیر الحرب شیخ ابو حمزہ المہاجرؒ اللہ کی رحمتوں اور مغفرتوں کی طرف سفر کرتے ہوئے شہدا کے قافلے میں شامل ہو گئے (نحسبہ کذلک واللہ حسیبہ)۔ اُن کے خون نے عراق میں مجاہدین کو ایک نیا عزم اور ولولہ دیا اور وہاں اب یہود و نصاریٰ کی خوب خوب دُرگت بن رہی ہے جبکہ صومالیہ میں پارلیمنٹ سے صدارتی ایوان تک سبھی طاغوتی شعار مجاہدین کے حملوں کی زد میں ہیں۔ خطۂ خراسان میں 'اور کزئی ایجنسی میں 'فرنٹ لائن اتحادی' اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہیں اور اُن کا آقا اُن کو شمالی وزیرستان کی دلدل میں پھنسانے کے درپے ہے۔ انکار کی صورت میں ڈالروں کی صورت خیراتی ٹکڑوں سے 'جن کو ایمان کے عوض حاصل کیا جارہا ہے' محرومی کی دھمکی کا سامنا ہے۔ 'الرزاق' سے رشتہ توڑ کر دوسروں کی رزاقیت پر ایمان لانے والوں کو مجاہدین کے 'ریموٹ کنٹرول' کا رعب بھی ہے اور ڈالروں سے محرومی کا خوف بھی! اس لیے بھی فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

---

[2] یہاں عراق کے مجاہدینِ مخلصین مراد ہیں جو شیخ ابو عمر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ قیادت، امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے زیرِ امارت بر سرِ جہاد تھے۔ شیخ ابو عمر بغدادی کی شہادت کے بعد دولتِ اسلامیہ عراق کے وابستگان میں فتنہ پھیلنا شروع ہوا جو افسوس ناک طور پر بعد ازاں 'داعش' کی صورت میں، مثلِ خوارج ابو بکر بغدادی نامی شخص کی قیادت میں ظاہر ہوا، بلاشبہ اہلِ جہاد اس طرح کے لوگوں سے بَری ہیں۔ (مرتّب)

امت کے عروج کے اس دور میں ہر صاحبِ دل کو اس کا فرض بلا رہا ہے کہ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طور مجاہدین فی سبیل اللہ کا راہی بن کر اپنے اللہ کو راضی کرنے میں دیر نہ کیجیے کہ کہیں قافلہ چھوٹ نہ جائے!!!

◆◆◆◆◆◆◆

پھر شریعت کی خاطر گزر جائیں ہم، دولت ومال سے، جسم سے جان سے

اداریہ: جولائی ۲۰۱۰ء/شعبان ۱۴۳۱ھ

ماہِ جولائی تو شہدائے لال مسجد کا مہینہ ہے، جنہوں نے تین سال قبل اپنے پاکیزہ لہو سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور اُن کی مقبولیت کے لیے یہی کافی ہے کہ اِس خطے میں اب کوئی بھی شریعت کی حکمرانی کے لیے اٹھنے والا فرد ہو یا تحریک' اُس کے لیے شہدائے لال مسجد اور شہیداتِ جامعہ حفصہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں......ان کی شہادتوں ہی کی بدولت اس خطے میں کفر کے حواریوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہوا اور عامۃ المسلمین اپنے اور پرائے کا فرق جان پائے۔ اللہ ان کی قربانیوں کو شریعتِ اسلامی کے نفاذ کا ذریعہ بنائے، آمین۔

ماہِ مئی کے آخری عشرے میں مجاہدینِ خراسان کے سالار' شیخ مصطفیٰ ابویزید رحمہ اللہ اپنے اہل خانہ سمیت شہادت کی کامیاب زندگی پا گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ قیادت کے خون سے ہی میادینِ جہاد کی تابناکی ہے اور جب اسلام کی بنیادوں میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خون شامل ہے تو پھر عصرِ حاضر میں اتباعِ سنت کی حامل مجاہدین کی قیادت اپنا خون پیش کرنے میں کیونکر پیچھے رہ سکتی ہے۔

ان شہادتوں ہی کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص متوجہ ہو رہی ہے اور پوری دنیا میں کفار کی شکست ہر گزرتے دن کے ساتھ قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔ افغانستان میں قندھار آپریشن کا اعلان کرنے کے باوجود یہود و نصاریٰ اب تک اس سے پہلو تہی کیے ہوئے ہیں کہ مرجاہ کے زخم سہلانے سے ہی فرصت نہیں مل پا رہی۔ اور صلیبیوں کا

سالار میک کرسٹل (Stanley A. McChrystal) اپنا غصہ سرِ عام اپنی قیادت پر نکالتا ہے، جس کے نتیجے میں "آزادئ اظہار رائے" کی نقیب قیادت اُسے گھر بھیج دیتی ہے۔ واہ کیا عجب دیار ہے کہ انسانیت کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے متعلق ہذیانی کیفیات کا شکار اقوام اور اُن کے سرداران اپنی دریدہ دہنی کو "آزادئ اظہار رائے" کا نام دیں لیکن جیسے ہی اُن کے اپنے وفادار اور پالتو اُن کی "ردائے عصمت" پر ہاتھ ڈالیں تو وہ چیں بجبیں ہو جاتے اور ایسے "گستاخوں" کی سابقہ تمام خدمات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گھر کی راہ دکھاتے ہیں۔ افغانستان میں مقرر کیا گیا نیا صلیبی سالار پٹریاس (David Petraeus) بھی اُسی شیطانی زنجیر کی ایک کڑی ہے جس کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹ رہی ہیں۔

مجاہدین نے اورکزئی اور مہمند سے لے کر نورستان اور کابل تک اور بغداد و موصل سے لے کر مقدیشو اور صنعاء تک ہر جگہ یہود و نصاریٰ اور اُن کے ایمان سے عاری، ڈالروں کے پجاری 'حواریوں کو محض نصرتِ الٰہی سے ناکوں چنے چبوائے ہیں۔ نصرت الٰہی کے مظاہر حالیہ دنوں میں بچشمِ سر دیکھے گئے ہیں کہ جب برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون' طالبان مجاہدین کے حملوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا طے شدہ دورہ سمیٹ کر فرار ہو گیا اور دوسری جانب مرجاہ کا دورہ کرنے والے ہالبروک اور میک کرسٹل کے ہیلی کاپٹر پر مجاہدین کے حملے نے اُنہیں بھی حواس باختہ کر دیا۔ اسی طرح اسلام آباد میں صلیبی رسد کے سو سے زائد کنٹینر جل کر خاکستر ہو گئے۔ ان شاء اللہ اب وہ دن دور نہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ سے اس جہاد کی برکت سے کفر و شرک پر مبنی طاغوتی نظام اپنی بساط لپیٹنے کو ہے اور اللہ کی شریعت کا پھریرا چہار سو لہرانے کو ہے۔

جنت کے طلب گار اور دیدارِ الٰہی کے متمنی ہر مسلمان کے لیے مقام فکر ہے کہ وہ اس حقیقت کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے کہ:

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا○

"اور تم دیکھو گے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں"......

کا الٰہی وعدہ پورا ہونے سے پہلے پہلے اللہ کی دی ہوئی امانتوں جان و مال کو اس راہ میں کھپا دینے ہی میں دنیا و آخرت کی حسنات اور بھلائیاں پنہاں ہیں کہ قرآن صریح الفاظ میں بتا رہا ہے کہ:

لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُوْلَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا......

"برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی، اُن لوگوں کا درجہ بڑا ہے اُن سے جو کہ خرچ کریں اُس کے بعد اور لڑائی کریں۔"

◆◆◆◆◆◆◆

تیرے وجہِ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا

اداریہ: اگست ۲۰۱۰ء/رمضان ۱۴۳۱ھ

رمضان المبارک ماہِ جہاد و قتال ہے۔ یہ بابرکت مہینہ اپنی جلو میں تاریخ اسلامی کے زریں باب لیے ہوئے ہے۔ ۱۷رمضان المبارک کو ہی وہ میدان سجا جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں 'یوم الفرقان' کے نام سے تعبیر کیا۔ ۲۰رمضان، ۸ھ کو فتح مکہ کی صورت میں اسلام کو سربلندی و غلبہ حاصل ہوا۔ اسی سعادتوں والے مہینے میں کتابِ ہدایت قرآنِ عظیم نازل ہوا۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بارگاہِ رب العزت سے لطف و کرم کی بارشیں اس انداز میں برستی ہیں کہ اس مبارک مہینہ میں ادا کیے گئے نفل کا ثواب فرض کے برابر جبکہ فرض کا اجر ۷۰ فرائض کے برابر عطا کیا جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگا رہا ہے کہ اس مہینہ میں ربِ رحمٰن کے دریائے رحمت کی تلاطم خیزیاں اپنے جوبن پر ہوتی ہیں لہٰذا ان ایام میں رب کے راستوں پر چلنے اور اپنے قدموں کو جہاد فی سبیل اللہ میں گھروں سے نکالنے کا مصمم ارادہ کیجیے کہ جن قدموں کو اس راہ کی خاک بھی میسر آگئی وہ جہنم سے محفوظ رہیں گے۔

اس ماہ مبارک کی بابرکت ساعتیں اور جہاد و قتال کے میدان... سبحان اللہ!!! ہر فرد اس راہ پر لپکے اور یہ باسعادت ایام محاذوں پر گزارنے کی تیاری کرے اور مجاہدین کے شانہ بشانہ میدان میں نکلنے کا عزم کرے تاکہ رب کائنات کی طرف سے رحمتوں کے نزول سے اپنی جھولیوں کو بھر لیں۔ یہ مہینہ قرآن کا مہینہ ہے اور قرآن اور جہاد لازم و ملزوم ہیں، ایک کے بغیر دوسرا اور دوسرے کے بغیر پہلا اپنی حقیقت کھو بیٹھتا ہے۔ اس کامل کتاب کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے

آج دنیا بھر میں اللہ کے کچھ بندے اللہ ہی کی خاطر طواغیتِ عصر سے بھِڑے ہوئے ہیں اور اللہ کے کلمہ کی توقیر وسربلندی کے لیے قربانیوں کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔

افغانستان سے صلیبی اتحادیوں کے سرغنہ میک کرسٹل کی پسپائی عبرت کے بے شمار درس اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔وہ جو سرتاپا غرور ونخوت کی تصویر تھا،وہ جو ''فتح عراق'' کا تمغہ سینے پر سجائے پھولا نہیں سماتا تھا،وہ جو افغانستان میں برسرپیکار مجاہدین کو زیر کرنے آیا تھا،اب بے بسی میں اپنی مثال آپ ہے۔وہ نہ صرف افغانستان سے بھگا دیا گیا بلکہ امریکی فوج سے بھی بے آبرو ہو کر رخصت ہوا۔یہ ہے اللہ کی تدبیروں کا مقابلہ کرنے والوں کا انجام...اور اسی انجام سے پورا صلیبی لشکر اپنے نئے سالار پیٹریاس سمیت 'دوچار ہونے کو ہے۔یہود ونصاریٰ نے اپنی ان نامرادیوں کو کابل میں منعقدہ عالمی ڈونر کانفرنس کے غبار میں چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔کرزئی اوراُس کے سیم وزر کے غلام حکمران قبیلے کو ڈالروں کی برکھارُت سے نواز کر وہ گمان کر رہے تھے کہ پچھلے ۹ سال میں اپنی شکست وریخت سے دوچار فوجوں کو ذرا دیر کے لیے 'پیغامِ راحت' پہنچایا جاسکے گا۔لیکن یہ کانفرنس دراصل ''احمقوں کے اکٹھ'' کے سوا کچھ حیثیت نہیں رکھتی ۔جس کا واضح ثبوت گذشتہ ماہ میں افغانستان میں ۱۴۷ صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں ،۶ فدائی کارروائیاں ،ریموٹ کنٹرول اور بارودی سرنگوں کے ۱۶۹ دھماکے ہیں۔،جبکہ کمین لگا کر کی گئیں ۴۷ کارروائیاں اور ۱۱۰ ٹینک و بکتر بند گاڑیوں کی تباہیاں اس کے علاوہ ہیں۔اس طرح صلیبیوں کی سپلائی لائن پر ۳۶ حملے کیے گئے، ۴ ہیلی کاپٹر و طیارے اور ایک جاسوسی طیارے کو نشانہ بنا کر مار گرایا گیا۔

اور کزئی سے قندھار تک مجاہدین ایک نئے عزم سے سرشار ہیں۔مہمند میں مجاہدین کی مشترکہ کارروائیوں سے ''صلیبی فرنٹ لائن اتحادی ''لرزاں وترساں ہیں۔افغانی اور پاکستانی مجاہدین کے درمیان تفریق پیدا کرنے والے بھی ان حالات میں حیران وپریشان ہیں کہ اس شیطانی تفریق کا اب کس طرح دفاع کیا جائے...انہیں حالات میں پاکستانی فوج کے سربراہ کیانی کو مزید تین سال کے لیے توسیع دے دی گئی۔اس توسیع کے پیچھے کارفرما ہاتھ بھی بخوبی جانتا ہے کہ اللہ کے جن بندوں کے مقابل میک کرسٹل اترا تھا 'اُنہوں نے اُسے ذلت کا شاہکار بنا کر رکھ دیا تو یہ کیانی وگیلانی کا تو بہرحال اس کے غلاموں کی صف میں شمار ہوتا ہے۔

بلاد الرافدین ‘عراق میں بھی مجاہدین ہر گزرتے دن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید سے مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں اور آئے روز صلیبیوں، اُن کے مرتد اتحادیوں اور روافض کے شیطانی ٹولوں پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں ۔یمن، الجزائر اور صومالیہ میں بھی امت کے بیٹے ‘امت کے زخموں پر مرہم رکھنے اور یہود و نصاریٰ کے معاشی و عسکری اہداف پر پیہم ضربیں لگانے میں مصروف ہیں۔

ان تمام محاذوں پر بر سرِ پیکار مجاہدین ہی امت کے حقیقی محسنین ہیں جو کہ امت کی جانب بڑھتے تیروں کی بوچھاڑ کو اپنے سینوں پر روک رہے ہیں اور کفار کی قوت و شوکت کو توڑنے کی سعی و جہد میں مصروف ہیں۔یہ مخلصین جہاں امت کی جانب سے دعاؤں کے متمنی ہیں وہیں رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں اپنے بھائیوں سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے اُن کے پشتیبانی کریں۔صدقات و زکوۃ کے ذریعے اپنے ان مجاہد بھائیوں کی اعانت کی جائے کہ اس مہینہ میں ایک نیکی کا اجر ۷۰ گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔اب یہ صدا تو ہر مسلمان کے کان میں پڑ رہی ہے کہ:

مَن ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضَاعِفَہُ لَہُ وَلَہُ أَجْرٌ کَرِیْم○(سورۃ الحدید:۱۱)

”کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض جس کے نتیجے میں اللہ اسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھا دے؟ اور ایسے شخص کو بڑا باعزت اجر ملے گا۔“

پس اے اہل ایمان! ہاتفِ غیبی کی جانب سے رحمت و مغفرت کی پکار پر کان دھرو اور اپنے جان و مال بیچ کر اپنے رب کی جنت کا سودا کر لو جس کی وسعت زمین و آسمان سے زیادہ ہے!!!

◆◆◆◆◆◆◆

مسلمانو! سنبھل جاؤ، سنبھل جانے کا وقت آیا!!!

اداریہ: ستمبر ۲۰۱۰ء/ رمضان، شوال ۱۴۳۱ھ

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کا دن عصرِ حاضر میں حقیقی معنوں میں یومِ تفریق ثابت ہوا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اہلِ ایمان اور اہلِ نفاق و کفر کے درمیان کھنچنے والی لائن مزید گہری ہو رہی ہے۔ کفر و اسلام کا معرکہ واضح دلائل و براہین کے ساتھ بپا ہو گیا اور ایمان والے 'ایمان والوں کے لشکر میں شامل ہو رہے ہیں جبکہ اہل کفر زیادہ واضح ہو کر سامنے آ رہے ہیں۔ نائن الیون کے بعد ہی اہلِ صلیب نے اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی صلی اللہ علیہ وسلم، جن کا مخلوق میں سب سے اونچا مقام ہے 'کی شانِ اقدس میں پے در پے گستاخیاں کیں اور اب امسال گیارہ ستمبر کو صلیبی دنیا کے قلبِ نجس امریکہ میں قرآن مجید جلانے کا پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ ان کو قرآن کی زبان میں یہی جواب دیا جا سکتا ہے **مُوتُوا بِغَيظِكُم** 'اپنے غصے میں جل مرو'!

جس دین اور کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود خالق کائنات نے لے رکھی ہے، تمام مخلوق مل کر بھی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی جبکہ یہ حقیقت ہے کہ چاند پر تھوکنے والے کا تھوک اُس کے اپنے ہی منہ پر آ کر گرتا ہے۔

جہاں اہل صلیب پر یہ ہذیانی کیفیات طاری ہیں اور وہ دین دشمنی اور اسلام کے خلاف بغض میں ہر حد عبور کرتے چلے جا رہے ہیں 'وہیں امت کے فرزند 'دنیا بھر میں محاذوں پر استقامت کا پیکر بنے ڈٹے ہوئے ہیں، یہود و نصاریٰ کے مکروہ عزائم و افعال کے خلاف سینہ سپر ہیں اور آج ان ہی فرزندان امت کی ضربوں سے کفار بلبلا رہے ہیں۔ افغانستان

میں ماہِ جولائی میں ہونے والی باگرام ایئر بیس اور جلال آباد ایئر پورٹ کی کارروائیاں دس سالہ جنگ کی عظیم ترین کارروائیاں ہیں، جن میں ۱۷۰۰ سے زائد صلیبی فوجی مردار ہوئے، ۸۰ ہیلی کاپٹر، ۲۰ ڈرون طیارے اور بے شمار فوجی گاڑیاں و دیگر ساز و سامان تباہ ہو گیا[3]۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ جرمنی سے تعلق رکھنے والے ابو طلحہ المانیؒ سے اُس نے یہ کام لیا کہ وہ صلیبیوں کے قلب پر ایسا کاری گھاؤ لگائے۔ صومالیہ میں (شریعت دشمن و سیکولر) پارلیمنٹ کے ۱۶/ارکان فدائی حملے میں ہلاک ہو گئے۔ الشباب کے مجاہدین، صومالیہ میں کفار اور اُن کے ساتھیوں کے مقابل سخت چٹان کی مانند جمے ہوئے ہیں۔ عراق سے امریکی لڑاکا فوج کی واپسی مکمل ہوئی اور مجاہدین آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ عراق میں موجود ہیں اور آئے روز صلیبی حواریوں اور رافضی کفار کو فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں نشانہ بنا رہے ہیں۔

پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی مسلسل نافرمانیوں، خراسان اور سوات میں کفار کی سپاہ کا کھلے عام سپاہی بن کر مسلمانوں کی نسل کشی اور اللہ کے برگزیدہ بندوں 'مجاہدین فی سبیل اللہ کو پکڑ پکڑ کر یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں فروخت کرنا، اپنے خفیہ عقوبت خانوں میں ان پر اذیتوں اور مظالم کے پہاڑ توڑنا اور ستاون ہزار پروازیں اپنی ایئر بیسز سے اڑا کر امارتِ اسلامی افغانستان کو خاک و خون میں نہلا دینا ایسے جرائم ہیں جن کی پکڑ اور اُن سے تائب ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ گاہے بگاہے کبھی زلزلے اور کبھی سیلاب کے ذریعے بحیثیت قوم ہمیں جھنجھوڑتے رہتے ہیں۔ جہاں فوجی چھاؤنیاں آباد تھیں' وہ علاقے بھی اللہ کا قہر اپنے ساتھ لانے والی طوفانی موجوں میں بہہ گئے۔ سوات میں شریعت کا سرعام مذاق اڑانے والے طائفے بھی اِسی عذاب کی نذر ہو گئے۔ یہ سیلاب کی صورت میں اللہ کی ناراضی دراصل اُن کی تنبیہات میں سے بہت بڑی تنبیہ ہے۔ اس کی سائنسی توجیہات تلاش کرنے کی بجائے ارتداد سے توبہ کا راستہ اپنایا جائے۔ پورے ملک میں سرِ عام شراب، زنا، ظلم اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ اللہ کی ناراضی کو مزید بھڑکانے والے ان جرائم سے توبہ کرنے اور لوٹ آنے کا وقت ہے کہ بقیہ ملک ابھی رہتا ہے... ایسا نہ ہو کہ ۲۲ فیصد پاکستان کے غرق ہونے پر بھی بے ہوش پڑے رہنے کی صورت میں بقیہ ملک کے لیے کوئی اور الٰہی کوڑا

---

[3] یہ اعداد و شمار اور اس کے علاوہ دیگر مضامین میں ذکر کیے گئے اعداد و شمار، اس زمانے میں امارتِ اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ (www.islaam.megabyte.net/urdu) سے حاصل کیے جاتے تھے۔ (مرتّب)

برسے 'تب معصیتوں میں پڑے' بے ہوشی کے عالم میں ہی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی بھگتنے پر خود کو مجبور پائیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا در کھلا ہے، معافی اور عفو و در گزر کے سارے دروازے اس ماہِ مبارک میں کھلے ہیں۔ پس اپنے فرض کو ادا کیجیے، امت کے درد کا درماں بننے کا عہد کیجیے اور اپنے سروں پر مسلط ظالم حکمران ٹولے اور دین دشمن نظام سے گلو خلاصی کے لیے جہاد کے میدانوں کا رخ کیجیے کہ اُس ذات باری تعالیٰ کا وعدہ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○(سورۃ العنکبوت:۶۹)

"اور جو لوگ ہماری خاطر جدوجہد کرتے ہیں، ہم ضرور بالضرور انھیں اپنے راستے سجھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے"۔

◆◆◆◆◆◆◆

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

اداریہ: اکتوبر ۲۰۱۰ء / ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ

امسال گیارہ ستمبر کو صلیبی غیظ و غضب میں اتنا جل بھن گے کہ عین اس جگہ جہاں انیس فدائیوں نے کفر کی ٹیکنالوجی کے بت کو پاش پاش کیا تھا، وہیں قرآنِ مجید (کے نسخے) کو جلاڈالا۔ افسوس کہ ہماری گردنوں پر سر سلامت ہیں اور ہم یہ دن دیکھ رہے ہیں لیکن مجاہدین نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ اپنے خون کے آخری قطرے تک اور جسم کی آخری حرکت تک اس دنیا میں دجال کی ذریت کے خاتمے کے لیے کوشاں رہیں گے۔

امریکہ میں ہماری بہن عافیہ صدیقی کو کفار نے ایک عدالتی ڈرامے کے ذریعے چھیاسی سال قید کی سزا سنا کر دنیا کے سامنے اپنے 'عدل و انصاف' کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔ کفار سے تو کیا گلہ ؟ وہ تو اسلام کے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور ان کے غلاموں سے بھی کیا شکوہ ؟ کہ انہوں نے تو اپنا سب کچھ صلیب کی سربلندی کے لیے ڈالروں کے عوض فروخت کر رکھا ہے لیکن ڈیڑھ ارب سے زائد امت مسلمہ کو ضرور اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا قرآن مجید کی بے حرمتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور صلیبیوں کے کٹہروں میں کھڑی سزائیں پاتی امت کی بیٹی کا حال بھی ہمارے وجود میں اضطراب کی کوئی لہر نہیں پیدا کرتا تو آیا ہمارے اندر ایمان والی زندگی کی کوئی رمق باقی بھی ہے یا نہیں ؟

لیکن یمن، صومالیہ، الجزائر، عراق اور سرزمین خراسان میں اہلِ صلیب کی روز افزوں درگت پتادے رہی ہے کہ امت محمدیؐ کی رگوں میں اب بھی گرم لہورواں ہے، گزشتہ چند ہفتوں کے دوران میں باگرام، جلال آباد، خوست اور گردیز میں فدائیان اسلام نے دشمن پر جو قہر برپا کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ان کارروائیوں کی تفصیلات زیرِ نظر شمارے کے سرورق اور مضامین میں آپ دیکھ سکیں گے[4]۔ یہ چاروں عملیات نوسالہ جنگ میں صلیبی لشکر پر ہونے والے سب سے شدید اور بڑے حملے تھے جن کو مجاہدین نے اللہ کے فضل سے ایسے وقت میں سرانجام دیا ہے جب ایک طرف تو وہ جنگ کو نو سال تک جاری رکھنے کے بعد اس کے دسویں سال میں داخل ہو رہے ہیں تو دوسری طرف افغانستان سے فوجی انخلا کے آغاز کے لیے اوبامہ کی اعلان کردہ ڈیڈلائن سر پر آن پہنچی ہے۔

افغان جنگ کی نئی حکمت عملی وضع کرنے کے شوق میں اوبامہ اس تاریخ (جون ۲۰۱۱ء) کا اعلان تو کر بیٹھا تھا لیکن یہ تاریخ اب اس کے لیے دہری مصیبت بن گئی ہے کیونکہ شکست کی ذلت تسلیم کرنے سے بچنے کے لیے اسے فوجی انخلا کے جواز کے طور پر ثابت کرنا ہو گا کہ صلیبی فوجوں کے نکلتے ہی مجاہدین کٹھ پتلی کابل حکومت کا تیاپانچہ نہیں کر دیں گے اور افغانستان میں ایک مرتبہ پھر القاعدہ کے انصار و مددگار طالبان کی حکومت کی صورت میں شریعت کا غلبہ نہیں ہو گا اور اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اسے اس ڈیڈلائن میں توسیع کرنی پڑے گی جس صورت میں وہ اپنی پارٹی اور عوام کی حمایت سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ باب ووڈورڈ (Bob Woodward) کی تازہ کتاب[5] کے مطابق اس نے کہا کہ "میں افغانستان کی خاطر پوری ڈیموکریٹک پارٹی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا"۔

اس مخمصے سے نکلنے کے لیے امریکیوں نے اپنے دیرینہ غلام پاکستان سے رجوع کیا اور اسے محسود آپریشن کے بعد شمالی وزیرستان میں مولانا جلال الدین حقانی صاحب سے متعلقہ مجاہدین اور القاعدہ کے خلاف آپریشن کا حکم دیا تاکہ پاکستانی فوج کے کندھوں پر بیٹھ کر اپنی جھوٹی فتح کا جھنڈا لہرا سکیں۔ لیکن پاکستانی فوج سوات اور محسود کے علاوہ اورکزئی میں

---

[4] ملاحظہ ہو مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' کا اکتوبر ۲۰۱۰ء کا شمارہ۔

[5] Obama's Wars, published by 'Simon & Schuster'.

اس قدر دُرگت بنوا چکی تھی کہ اس نے مجاہدین کے خلاف مزید کوئی آپریشن کرنے سے توبہ کرلی۔ متبادل کے طور پر آقا و غلام نے سر جوڑ کر یہ حل سوچا کہ اپنا آخری ہتھیار یعنی ڈرون میزائل پوری شدت کے ساتھ آزمایا جائے۔

چنانچہ غلاموں کی جانب سے خفیہ زمینی مخبری اور لاجسٹک سپورٹ کی صورت تعاون میں بھرپور اضافے کے بعد امریکہ نے قبائل بالخصوص وزیرستان میں مجاہدین پر میزائل حملوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ صرف ماہِ ستمبر میں ۲۳ مرتبہ حملے کیے گئے اور ہر مرتبہ کئی کئی میزائل داغے جاتے ہیں لیکن میزائلوں کی اس بارش کے باوجود مجاہدین کا عزم و حوصلہ روز بروز بلند ہوتا چلا جارہا ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنے ہوئے ہیں:

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ○ (سورۃ آلِ عمران: ۱۷۳)

”جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو رہے ہیں لہٰذا تم ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا اور انہوں نے کہا ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے“۔

میزائل حملوں کے ساتھ ساتھ اس ماہ امریکہ کی جانب سے تحریک طالبان پاکستان پر پابندی کی بازگشت بھی سنائی دی اگرچہ مجاہدین اس قسم کی پابندیوں سے ماوراہیں اور ان کی عملیات پر ایسی کسی پابندی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجاہدین کے راہنماؤں مفتی ولی الرحمٰن صاحب وغیرہ اور بعد ازاں القاعدہ کے قائد جناب کمانڈر الیاس کشمیری صاحب کے سروں کی قیمتیں مقرر کرنے کا اعلان ابلاغی بدہضمی کے مریض ان دانش وروں اور صحافیوں کے منہ پر زور دار تھپڑ ہے جو مجاہدین کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیتے نہیں تھکتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو دل ایمان کے نور سے خالی ہیں ان کو ایمان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے اور دل تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اگر چاہے تو مغربی قیدی مریم رڈلی کو ایمان کی دولت عطا فرمادے اور اگر محروم کرے تو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے ’فرنٹ لائن اتحادیوں‘ سے یہ نعمت چھین لے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ہم ہر دم یہ درخواست کرتے ہیں کہ

اللّٰھم من احیتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان۔

”اے اللہ ا تو ہم میں سے جسے زندہ رکھ تو اسلام پر زندہ رکھ اور موت دے تو ایمان پر موت دے“، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!

اداریہ: نومبر ۲۰۱۰ء/ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ

اسوۂ ابراہیمیؑ کا ہر ایک نقش ربّ العالمین کو اس قدر پسند آیا کہ اُسے رہتی دنیا کے لیے بطور نمونہ پیش کیا گیا، تمام مناسکِ حج ابراہیم علیہ السلام ہی کے نقوش ہیں۔ اللہ رب العالمین کی توحید کو تمام باطل ادیان پر غالب کرنے اور اپنے رب کی رضا کو پانے کے لیے ابراہیم علیہ السلام نے گھر چھوڑنے سے لے کر وقت کے طاغوتی حکمران کے ہاتھوں آگ میں جلنے تک اور بیوی بچے کو وادیٔ بے آب و گیاہ میں چھوڑنے سے لے کر تمام آزمائشوں میں سب سے بڑی آزمائش کہ اپنے اسماعیل کو اپنی چھری تلے رکھ دینے تک ایک ایک قدم کو ایسے سرانجام دیا کہ خود اُن کے مالک نے گواہی دی: وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ''اور ابراہیم جس نے وفا کی'' اور کبھی فرمایا: إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ''جب اُس کے رب نے اُسے کہا کہ سر تسلیم خم کردو تو اس نے کہا میں نے رب العالمین کے لیے سر تسلیم خم کر دیا''۔

غرض یہ کہ توحید کے مسئلہ حاکمیت سے لے کر الولاء والبراء کے عملی مسائل تک ہر معاملے میں ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کو ہمارے لیے بطور تقلید رکھا گیا کہ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ''یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''۔

آج بھی عالمِ کفر اکٹھا ہو کر ایمان والوں کو مٹانا چاہ رہا ہے۔ اُسی آگ اور بارود کی بارش اور ڈرون حملوں کی بھرمار سے بھی پیروانِ نمرود 'یہود و نصاریٰ اور ان کے حواریوں کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا تو پھر چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے، تمسخر کرتے ہوئے کلمہ پڑھواتے ہیں اور اپنی گولیوں سے اُن کے قرآن کے نور سے منور سینے چھلنی کر ڈالتے ہیں[6]۔ لیکن یہ سب کچھ اہل ایمان کو ایمان کی گواہی دینے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچ جانتے ہیں اور ان پر اپنا سب کچھ تج دینے کو سعادت جانتے ہیں۔

سعادتوں کے اسی سفر کے راہی آج ہمیں دنیا بھر میں جانبِ منزل رواں دواں نظر آتے ہیں۔ یہ اصحاب الاخدود کے کردار کو بھی زندہ کر رہے ہیں، اصحابِ کہف کی سیرتوں میں بھی ڈھل رہے ہیں، کفار کے قلوب میں تیر قضا کی مانند اتر کر سنت یوسفی کی ادائیگی اور شعبِ ابی طالب کی روداووں کو بھی دہرا رہے ہیں۔ اسی لیے اہلِ صلیب ایک ایک ایمان والے سے خائف ہیں، لرزاں و ترساں ہیں اور اہل ایمان کو نارِ نمرود میں جلا کر بھسم کر دینے کے خواہاں ہیں... ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد تو محض استعارے ہیں... استقامت و عزیمت کے استعارے... یہود و نصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کے اظہار کے استعارے... اور عروجِ امت کی نوید دیتے اور جنتوں کے سفر کے راہیوں کو منزلوں کا پتا دیتے استعارے!!! صلیبیوں کی نظر میں امت کا ہر صاحبِ ایمان و یقین اور غیرت مند فرد ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد ہے اور وہ اپنی تمام تر دجالی ٹیکنالوجی اور ابلیسی مکر و فریب کے ساتھ اِن اہل ایمان کو مٹانے کے درپے ہیں۔

ے آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

اس امتحان میں سرخروئی حاصل کرنے والے خوش بخت اللہ کی نصرت کے واضح آثار ملاحظہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں نیٹو کی رسد سپلائی مجاہدینِ اسلام کی زد پر ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید غیبی کی کھلی کھلی نشانیاں ظاہر ہو رہی

---

[6] اشارہ ہے... سوات میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں بے دردی سے مارے جانے والے کم سنوں کے سانحۂ شہادت کی طرف، جس میں ان بچوں سے کلمہ پڑھوایا گیا اور پھر ان کو گولیوں سے بھون دیا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے 'ادارہ السّحاب' کی سنہ ۲۰۱۰ء/ ۱۴۳۱ھ میں نشر کردہ فلم 'خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا'۔ (مرتّب)

ہیں۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران سیکڑوں نیٹو کنٹینرز کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ افغانستان میں بھی اللہ قادرِ مطلق کی اعانت اور مدد کی بدولت یہود و نصاریٰ 'اہل ایمان کے مقابل عاجز آ چکے ہیں۔ ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو ہرات میں اقوام متحدہ کے دفتر پر چار فدائیوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بیسیوں صلیبیوں کو ہلاک کیا، اب جنگی میدان میں شکست خوردگی کے بعد مذاکرات کی میز سجانے اور مکر و فریب کے ذریعے ہاری ہوئی بازی پلٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجاہدین نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اہل کفر اور اُن کے کاسہ لیسوں سے مذاکرات کی باتیں محض افواہیں اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہیں۔ مجاہدین تو اللہ کے کلمے کی سربلندی اور کفر کی مکمل مغلوبیت تک اپنے ہتھیار سینوں پر سجائے رکھیں گے اور يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُون [7] کے مبارک راستے پر کامل استقامت سے گامزن رہیں گے اور اپنے رب سے کیے ہوئے سودے کو چکاتے رہیں گے...

یہ مجاہدین تمام اہلِ ایمان کو جنتوں کے اس سفر میں ہمراہی کی دعوت دے رہے ہیں اور اُنہیں یاد دلا رہے ہیں کہ آج کے دور میں لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے ہر فرد کو اسوۂ ابراہیمی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز کو پیش کر دو تاکہ جنت کی ابدی زندگی میں وہ تمام نعمتیں جن کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے 'اُس کے حق دار بن سکو۔ گویا بزبان حال یہ منادی جاری ہے کہ اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!!!

◆◆◆◆◆◆◆

[7] "وہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں قتل کرتے بھی ہیں، اور قتل ہوتے بھی ہیں۔" (سورۃ التوبۃ:۱۱۱)

تَمَّتْ بِالْخَيْر

و آخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمين

قارئینِ کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد:

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبّینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- عالمی جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورتِ حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے......

اسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے!